38230 ـ نماز مغرب كى كيفيت ميں وتر پڑھنے كا حكم

سوال

تراويح كى مناسبت سے سوال ہے كہ بعض امام تين اكٹھے تين وتر دو تشھد اور ايك سلام كے ساتھ (بالكل مغرب كى طرح) پڑھاتے ہيں، تو كيا يسا كرنا صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے وتروں كى ادائيگى كئى ايك طريقوں سے ثابت ہے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك ركعت بھى ادا كى، تين اور پانچ ركعت بھى، اور سات اور نو ركعت بھى ادا كيں.

اور تين وتروں كو دو طريقوں كے ساتھ ادا فرمايا: يا تو تينوں كو ايك ہى تشھد كے ساتھ ادا كيا جائے (يعنى دوسرى ركعت ميں تشھد نہ بيٹھا جائے بلكہ آخرى اور تيسرى ركعت ميں ہى تشھد بيٹھيں اور سلام پھيير ديں)، يا پھر دو ركعت پڑھ كر سلام پھير دى جائے اور پھر ايك ركعت پڑھ كر سلام پھيرى جائے.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اسے مغرب كى طرح ـ دو تشھد اور ايك سلام كے ساتھ ـ ادا نہيں فرماتے تھے، بلكہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا كرنے سے منع كرتے ہوئے فرمايا:

" تم تين وتر مغرب كے مشابھت كرتے ہوئے ادا نہ كرو"

اسے حاكم نے (1 / 304) اور بيہقى (3 / 31) اور دارقطنى صفحہ (172) ميں روايت كيا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى فتح البارى ميں كہتے ہيں:

اس كى سند شيخين كى شرط پر ہے.

ديكھيں: فتح البارى (4 / 301).

شيخ محمد صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

لہذا تين وتر بھى جائز ہيں، اور پانچ بھى اور سات بھى جائز ہيں، اور نو وتر بھى جائز ہيں.

اگر تین وتر ادا کیے جائیں تو یہ دو طریقوں کے ساتھ ادا ہونگے اور یہ دونوں طریقے ہی مشروع ہیں:

پہلا طریقہ:

ایك ہی تشہد کے ساتھ تینوں وتر ادا کیے جائیں.

دوسرا طریقہ:

دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر دیا جائے اور پھر ایك ایك وتر ادا کیا جائے.

یہ دونوں طریقے سنت سے ثابت ہیں، اور اگر کوئی شخص ایك بار وہ طریقہ اختیار کر لے اور دوسری بار دوسرا طریقہ تو اس نے اچھا اور بہتر کام کیا.

اور ایك سلام کے ساتھ بھی ادا کرنے جائز ہیں، لیکن ایك ایك تشہد کے ساتھ ہو نہ کہ اس میں دو بار تشہد بیٹھا جائے؛ کیونکہ اگر وہ اکٹھی تین رکعتوں میں دو تشہد بیٹھتا ہے تو یہ مغرب کی نماز کے مشابہ ہو گا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز مغرب کے مشابہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 14 ـ 16).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (26844) اور (3452) کے جوابات کا مطالعہ کریں، ان جوابات میں وتر کی ادائیگی کے متعلق بڑی لمبی تفصیل کے ساتھ کلام کی گئی ہے.

واللہ اعلم .